فضائل و مسائل عید الأضحیٰ

ترتیب: حضرت العلام مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ بانی و مؤسس جامعہ علوم أثریہ جہلم

عید الأضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

عید الأضحیٰ کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا سنت ہے، نماز کے بعد کھانا چاہیے، بلکہ قربانی کے جانور کا گوشت کھانا مسنون ہے، البتہ نمازِ عید تک نہ کھانے کو روزہ کا نام دینا کسی طور جائز نہیں ہے۔ عید کے روز صبح سویرے غسل کر کے حسب حیثیت اچھے کپڑے پہن کر (مرد خوشبو بھی لگا کر) عید گاہ جائیں۔ مردوں کو ریشمی لباس یا سونا نہیں پہننا چاہیے۔ پھر پیدل عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ عورتوں کو بھی نمازِ عید کیلئے ضرور لے جائیں مگر وہ بن سنور کر نہ جائیں بلکہ سادگی کی ملحوظ رکھیں۔ جھنکار پیدا کرنیوالا زیور، بھڑکیلا لباس اور پھیلنے والی خوشبو مت لگائیں۔ اس میں مروجہ چوڑیاں بھی شامل ہیں۔ نمازِ عید کے بعد راستہ بدل کر اور تکبیریں کہتے ہوئے آئیں۔

الله أكبر الله اكبر لا إله إلا الله و الله أكبر الله أكبر ولله الحمد

الله أكبر كبيراً والحمدلله كثيراً، سبحان الله بكرة وأصيلاً

ہدیۂ تبریک ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت "عید مبارک" کہنے کی بجائے یہ الفاظ کہنے چاہئیں:

تقبل الله مني و منك۔

یومِ عرفہ کا روزہ:

۹ ذوالحجہ کو روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ایک سالِ گزشتہ اور ایک سال آئندہ) اور عاشورہ کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے (صحیح مسلم) یوم عرفہ کی عبادت کا اجر ایک ہزار دن کی عبادت کے برابر ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو حج کی حالت میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

تکبیرات: ۹ ذوالحجہ کو فجر سے لیکر تیرھویں ذوالحجہ کی نمازِ عصر تک ہر نماز کے بعد باآوازِ بلند تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔

عشرۂ ذوالحجہ میں روزہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اگر کوئی روزہ رکھے تو ہر روزہ کا ثواب سال بھر کے برابر ملتا ہے اور رات کے قیام کا ثواب شبِ قدر کے برابر ملتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

قربانی کا وقت :

قربانی نمازِ عید کے بعد کرنی چاہیے۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ یہ حکم شہری اور دیہاتی دونوں کیلئے برابر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تھی۔ آپ کو پتہ چلا تو اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور پھر ہمیشہ کیلئے حکم دے دیا کہ کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے اور قربانی دسویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک جائز ہے۔ (مؤطا، دار قطنی)

قربانی کا جانور :

قربانی کا جانور دیکھ بھال کر لینا چاہیے، جو ہر عیب سے پاک ہو، دبلا پتلا نہ ہو، سینگ ٹوٹا، کان کٹا، بوڑھا مریض لنگڑا، کانا نہ ہو، ہاں اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، جانور کا خصی یا حاملہ ہونا بھی عیب نہیں۔

قربانی کے جانوروں کا تبادلہ :

قربانی کیلئے مقرر شدہ جانوروں کا دوسرے جانور سے تبادلہ بھی جائز نہیں (فتح الباری) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر خود نہیں کر سکتا تو کم از کم ذبح کے وقت جانور کے پاس موجود رہنا ضروری ہے

قربانی کی کھال خود فروخت کرنا منع ہے :

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی کا چمڑا بیچ دے اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ یعنی وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہا۔ اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کے چمڑے کو فروخت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے نیز قصاب کو ذبح کرنے کی اُجرت بھی الگ اپنے پاس سے دینی چاہیے۔

حجامت کی ممانعت :

جو شخص (مرد یا عورت) قربانی کرنا چاہے، وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے لیکر قربانی دینے تک حجامت نہ بنائے، نہ ناخن وغیرہ کٹوائے جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے۔ (ابو داؤد)

جس شخص کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ بھی اگر ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نمازِ عید کے بعد حجامت بنائے تو اس کو اللہ تعالیٰ قربانی کا ثواب عطاء فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

قربانی کیا ہے ؟

صحابہ کرامؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ قربانی کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (سنة أبيكم

إبراهيم) ترجمہ : " تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے "۔ (مسند احمد ۔ ابن ماجہ)

قربانی کے فضائل : عید کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس کا ثواب قربانی سے زیادہ ہو، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھر، بال گوشت پوست، خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا ثواب ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائیگا۔ (ترمذی)

قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی۔ قربانی کرنے والے کے تمام سابقہ گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

قربانی کی تاکید : حضور اکرم ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت کو جو استطاعت رکھتا ہے۔ قربانی کرنے کا حکم دیا ہے اور سخت وعید فرمائی ہے کہ جو طاقت کے باوجود قربانی نہ دے۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

قربانی کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں، تھوڑی سی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ یاد رہے جو شخص سودی قرض لے کر قربانی کرے اس کی قربانی قبول نہ ہوگی۔

قربانی کے جانور اور ان کا دوندا ہونا : بکرا، بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، گائے، اونٹ درست ہیں۔ اونٹ میں دس اور گائے میں سات حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں، ایک بھیڑ، بکری، دنبہ ایک گھر کے تمام افراد کی طرف سے (جو ایک چولہے پر کھانا کھاتے ہوں) کافی ہے۔ اگرچہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ (ابوداؤد) ارشاد نبویؐ ہے : قربانی میں صرف (مسنة) یعنی : دوندا ذبح کرو، اگر مسنہ نہ مل سکے تو بھیڑ کا (جذعہ) ذبح کرو، مسنہ کے معنی دو دانت والا (مجمع البحار) جب بکرا، بکری، دنبہ، گائے، بیل دو دانت والے ہو جائیں خواہ وہ دو برس پورا ہو کر دوندے ہوں یا کم و بیش تو جانور قربانی کیلئے درست ہیں۔ ہاں! اگر ایسا جانور وقت پر نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعہ کردے جذعہ اس مینڈھا یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو، اور یہ جمہور کا قول ہے (فتح الباری) چھ ماہ کے جانور کو جائز کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے!

قربانی کا طریقہ اور گوشت : جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیے، اور جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں : إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض حنيفا وماأنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين ،لا شريك له وبذالك أمرت وأنا من المسلمين اللهم منك ولك (نام لیکر) اور بسم الله الله اكبر کہہ کر ذبح کر دیں۔ قربانی کا گوشت خود کھائے، اعزہ و احباب کو دے، مساکین میں تقسیم کرے، ذخیرہ کر لینا بھی جائز ہے، اپنے حصہ کے تین حصے کرنا ضروری نہیں، نیز فوت شدگان کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا اور ان کی طرف سے قربانی کر کے ان کو ثواب پہنچانا اچھا ذریعہ ہے۔ ایسی قربانی رسول اللہ سے ثابت ہے آپؐ کی تعلیم ہے۔ ہاں! البتہ جو کسی کی طرف سے قربانی کرنا چاہے وہ پہلے اپنی قربانی کرے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے طبرانی کی کتاب العشرہ کے حوالہ سے ارقام فرمایا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیات میرے بارے میں نازل ہوئیں میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور اس کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑی اور کہنے لگیں کہ بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دست بردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یونہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں، میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت دل تنگ ہوا اور اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کی، خوشامدیں کیں سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی ضد سے باز آجاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں اس ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور اس کی حالت بہت خراب ہو گئی، تو میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور کہا: میری اچھی اماں جان! سنو! تم مجھے میری جان سے عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں واللہ! ایک نہیں تمہاری ایک سو جانیں بھی ہوں اور اس بھوک و پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو پھر بھی میں اپنے اس سچے دین اسلام کو نہیں چھوڑوں گا، ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر مترجم ترجمہ خطیب السند مولانا محمد جوناگڈھیؒ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور: ۴/ ۱۹۳)

اور جامع البیان میں ہے: (وقد نقل أنهما نزلتا حين أسلم سعد قال: أم سعد لسعد لتدعن دينك أو لأدع الطعام والشراب حتى أموت، فأجاب: والله! لو كانت لك مائة نفس فخرجت نفساً نفساً ماتركت دين هذا، إن شئت فكلي، وإن شئت لا تأكلي) (ترجمہ اوپر گزر چکا)

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں مختصراً بیان کیا ہے کہ مندرجہ بالا آیات حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے حق میں نازل ہوئیں (مسلم مترجم مطبوعہ لاہور: ۶/ ۱۰۶)

ماں باپ کی شکر گزاری کا ارشاد فرما کر یہ واضح کر دیا کہ ماں باپ کیسے ہی محسن سہی مگر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر نہیں، اگر ماں باپ شرک کرنے پر مجبور کریں تو اس میں ان کی اطاعت واجب نہیں کیونکہ محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق) (رواہ فی شرح السنۃ بحوالہ مشکوۃ: ۲/ ۲۲۲۱/ ۳۲۱ عن النواس بن سمعانؓ) ترجمہ: "خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت ضروری نہیں"۔ لیکن ﴿وصاحبهما في الدنيا معروفا﴾ کے پیش نظر دنیا کے کاموں میں مثلاً جسمانی خدمت اور مالی اخراجات میں کمی نہ ہونے دو بلکہ دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ عام دستور کے مطابق معاملہ کرو۔ ان کی بے ادبی اور گستاخی نہ کرو بلکہ ان کی بات کا ایسا جواب دو جس سے ان کی دل آزاری نہ ہو۔

کا حکم سن کر اس سے منہ نہ پھیرو"۔

۲۔ ﴿قل أطيعوا الله والرسول فإن تولوا فإن الله لايحب الكافرين﴾ (آل عمران : ۳۲)
ترجمہ: "کہہ دیجئے! اے میرے پیغمبر! تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو، پس اگر وہ اطاعت سے منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا"۔

۳۔ ﴿قل أطيعوا الله وأطيعوا الرسول فإن تولوا فإنما عليه ماحمل وعليكم ماحملتم وإن تطيعوه تهتدوا﴾ (النور : ۵۴) ترجمہ: "اے میرے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دیجئے، اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو گے تو رسول اللہ ﷺ کا بوجھ اس پر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے اور اگر تم رسول اللہ ﷺ کے کہے پر چلو گے تو سیدھی راہ پر لگ جاؤ گے"۔

۴۔ ﴿قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله﴾ (آل عمران : ۳۱)
ترجمہ: "اے میرے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا"۔

۵۔ ﴿وماآتكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله إن الله شديد العقاب﴾
ترجمہ: "جو کچھ رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والے ہیں"۔ (الحشر : ۷)

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ اطاعت صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی واجب اور ضروری ہے۔
امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے:

۱۔ (عن أبی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: كل أمتي يدخلون الجنة إلامن أبى قيل: ومن أبى؟ قال: من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقدأبى)
ترجمہ: "ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی، مگر جس نے انکار کیا، آپؐ سے سوال کیا گیا کون انکار کریگا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے انکار کیا"۔ (البخاری مع فتح الباری : ۱۳ / ۲۴۹) (مسند احمد : ۲ / ۳۶۱)

۲۔ (عن أنسؓ قال: قال رسول اللهﷺ من رغب عن سنتي فليس مني) ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے طریقے سے منہ پھیرا، تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں"۔ (بخاری مع الفتح : ۹ / ۱۰۴) (صحیح مسلم : ۹ / ۱۷۵) (ابن حبان : ۱ / ۱۳) (مسند احمد : ۲ / ۱۵۸)

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمارے لیے ایک سیدھا خط (لکیر) کھینچی پھر اس کے دائیں اور بائیں مزید چند خط کھینچے پھر آپؐ نے قرآن کریم کی آیت ﴿وأن هذا صراطي مستقيما فاتبعوه﴾ پڑھی۔ "یہ سیدھی راہ میری ہے تم اسی کی اتباع کرو"۔ (مستدرک الحاکم : ۲/ ۳۸۱) امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے

۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں "رسول اللہ ﷺ نے چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے، ان میں سے ایک سنت کا تارک بھی ہے"۔ (مستدرک الحاکم : ۱/ ۳۶) امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۵۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ کہتے ہیں : "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی بھی وصیت کرتا ہوں"۔ (مستدرک الحاکم : ۱/ ۹۶) امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں : "لو تركتم سنة نبيكم لضللتم" (صحیح مسلم : ۵/ ۱۵۷)
ترجمہ : "اگر تم رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے"۔ ابو داؤد (۱/ ۸۱) کی روایت میں لضللتم کی جگہ لكفرتم کے الفاظ ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ شریعت میں اتباع (پیروی) صرف رسول اللہ ﷺ کی واجب ہے کسی امام یا مجتہد کی تقلید واجب نہیں۔

جبکہ بعض مقلدین اپنے امام کی اندھادھند تقلید کرتے ہوئے حق اور سچ بات کو بھی ٹھکرا دیتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا محمود الحسنؒ دیوبندی فرماتے ہیں کہ مسئلہ بیع الخیار میں حق اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ اس میں راجح مسلک (حدیث کے عین مطابق) امام شافعیؒ کا ہے۔ لیکن "نحن مقلدون يجب علينا تقليد إمامنا أبي حنيفة" یعنی : "ہم مقلد ہیں اور ہم پر امام ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب ہے"۔ (التقریر للترمذی : ۳۶)

اب یہاں پر مولانا صاحب نے حدیث کے مطابق حق بات کو ٹھکرا کر اپنے امام کے قول کو مقدم کیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ایسے انسان کے بارے میں جو معین شخص کی تقلید کو واجب سمجھتا ہے۔ فرماتے ہیں : "ومن فعل هذا كان جاهلاً ضالاً بل قد يكون كافراً فإنه من اعتقد أنه يجب على الناس اتباع واحد بعينه من هؤلاء الأئمة دون الإمام الآخر فإنه يجب إن يستتاب فإن تاب وإلا قتل"۔ ترجمہ : "جس شخص نے معین امام کی تقلید کو واجب سمجھا وہ جاہل اور گمراہ ہے بلکہ کبھی وہ کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے اس پر توبہ واجب ہے، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے"۔ (مجموعة الرسائل الکبریٰ : ۲/ ۳۶۶)

مزید فرماتے ہیں : کسی مسلمان پر خاص شخص کی تقلید واجب نہیں ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہؒ : ۲۰/ ۲۰۹)

مشہور حنفی عالم ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں: "یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو اس بات کا مکلف نہیں ٹھہرایا کہ وہ حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی بنے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور تقلید تو صرف جہلاء کیلئے ہے"۔ (شرح عین العلم: ۱/ ۴۴۶)

امام ابن حزم فرماتے ہیں: "لا يحل لأحد أن يقلدأحدا لا حيا ولا ميتا"۔ ترجمہ: "کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مردہ یا زندہ کی تقلید کرے"۔ (محلی ابن حزم: ۱/ ۲۷) (حجۃ اللہ البالغہ: ۱/ ۱۵۳)

محترم قارئین! اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ قرآن و سنت میں مروجہ تقلید کا وجود تک نہیں، تقلید صرف وہی کر سکتا ہے جو پرلے درجے کا جاہل، بے علم اور عقل سے خالی ہے۔ اسی لیے تو علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

؎ تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

امام ابن القیم الجوزیہ فرماتے ہیں: "لا خلاف بين الناس أن التقليد ليس بعلم وان المقلد لا يطلق عليه اسم عالم"۔ یعنی: "اس بات میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ تقلید کا علم کیساتھ کوئی تعلق نہیں اور بیشک مقلد پر عالم کا لفظ نہیں بولا جاسکتا"۔ (اعلام الموقعین: ۱/ ۳۵)

امام ابن الجوزی فرماتے ہیں: "إعلم أن المقلد على غير ثقة فيما قلد فيه وفي التقليد إبطال منفعة العقل"۔ ترجمہ: "مقلد متذبذب ہوتا ہے اور تقلید کی وجہ سے اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے"۔ (تلبیس ابلیس: ۸۱)

امام طحاوی حنفی سے کسی نے سوال کیا کہ میں آپ کو مقلد گمان کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: "هل يقلد إلا عصبي أو غبي"۔ ترجمہ: "تقلید صرف متعصب انسان یا کند ذہن ہی کر سکتا ہے"۔ (لسان المیزان: ۱/ ۲۸۰)

امام زیلعی حنفی فرماتے ہیں: "المقلد جهل والمقلد ذهل"۔ ترجمہ: "مقلد جاہل اور عقل سے خالی ہوتا ہے"۔ (نصب الرایہ: ۱/ ۲۱۹)

اب جس تقلید کا وجود نہ قرآن و سنت میں ہو، نہ صحابہ و تابعین نے اسے ترویج دیا ہو، ایسی گمراہی، ضلالت اور فتنۂ انکار حدیث کو مول لینا کسی صاحب عقل مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

شریعت مطہرہ نے ہر مسلمان کو علم سیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو فرمایا: ﴿وقل رب زدني علما﴾ ترجمہ: "اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما"۔ علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقلید جیسی جہالت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

هذاماعندي والله أعلم بالصواب